پیشِ حق مژدہ شفاعت

یہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ کا بے حد ایمان افروز اور عقیدت سے لبریز نعتیہ کلام ہے، جس کا مرکزی موضوع **"میدانِ محشر اور شفاعتِ مصطفیٰ ﷺ"** ہے۔ اس پورے کلام میں آقا کریم ﷺ کی اپنی امت پر بے پناہ رحمت، شفقت اور بخشش کا نقشہ کھینچا گیا ہے۔

ذیل میں اس پورے کلام کی تفصیلی تشریح پیش ہے:

1۔ پیشِ حق مژدہ شفاعت کا سُناتے جائیں گے

آپ روتے جائیں گے ہم کو ہنساتے جائیں گے

تشریح: میدانِ محشر میں جہاں نفسی نفسی کا عالم ہوگا، وہاں حضور اکرم ﷺ بارگاہِ الٰہی (حق) میں سجدہ ریز ہو کر اپنی امت کی بخشش کے لیے مژدہ (خوشخبری) سنائیں گے۔ وہ امت کے غم میں روتے جائیں گے اور آقا ﷺ کے رونے کی برکت سے ہم جیسے گناہ گاروں کو مغفرت کی خوشی ملے گی اور ہم ہنستے (مسکراتے) ہوئے جنت کی طرف جائیں گے۔

2۔ دل نکل جانے کی جا ہے آہ کن آنکھوں سے وہ

ہم سے پیاسوں کے لیے دریا بہاتے جائیں گے

تشریح: محشر کی گرمی اور پیاس کی شدت ایسی ہوگی کہ خوف سے دل باہر آنے کو ہوگا۔ ایسے نازک وقت میں آقا ﷺ اپنی رحمت بھری آنکھوں سے اشکوں کے دریا بہا کر اللہ کی رحمت کو جوش میں لائیں گے اور ہم جیسے پیاسے امتیوں کی دادرسی فرمائیں گے۔

3۔ کُشتگانِ گرمیِ محشر کو وہ جانِ مسیح

آج دامن کی ہوا دے کر جِلا تے جائیں گے

تشریح: محشر کی تپش اور سورج کی گرمی سے لوگ بے حال اور مردہ ہو رہے ہوں گے۔ وہاں آقا ﷺ (جو روحانی طور پر عیسیٰ علیہ السلام کی طرح مردوں کو زندہ کرنے والے یعنی 'جانِ مسیح' ہیں) اپنے دامنِ کرم کی ہوا دے کر مرجھائے ہوئے امتیوں کو نئی زندگی اور سکون عطا فرمائیں گے۔

4۔ گل کھلے گا آج یہ اُن کی نسیمِ فیض سے

خون روتے آئیں گے ہم مسکراتے جائیں گے

تشریح: محشر کے دن ۔ گناہ گار اپنے گناہوں کی وجہ سے ندامت کے خون کے آنسو رو رہے ہوں گے ۔ آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فیض کی ٹھنڈی ہوا چلے گی اور کلیاں نیا گل کھلے گا — یعنی ہماری مایوسی امید میں بدل جائے گی اور ہم مسکرانے لگیں گے۔

5۔ہاں چلو حسرت زدو سُنتے ہیں وہ دن آج ہے

تھی خبر جس کی کہ وہ جلوہ دِکھاتے جائیں گے

تشریح: اعلیٰ حضرت تمام نا امید اور حسرت کے مارے ہوئے لوگوں کو مژدہ سناتے ہیں کہ چلو! آج وہی دن ہے جس کا دنیا میں انتظار تھا کہ آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میدانِ محشر میں اپنی شانِ کریمی کا جلوہ دکھا کر امت کی لاج رکھیں گے۔

6۔آج عیدِ عاشقیں ہے گھر اچھا ہے کہ وہ

ابروئے پیوستہ کا عالم دِکھاتے جائیں گے

تشریح: عاشقوں کے لیے محشر کا دن خوف کا نہیں بلکہ عید کا دن بن جائے گا، کیونکہ اللہ کے فضل سے آج آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رخِ انور اور ان کے ابروئے مبارک (بھنویں) کا وہ حسین نظارہ دیکھنے کو ملے گا جو دلوں کو نہال کر دے گا۔

7۔کچھ خبر بھی ہے فقیرو آج وہ دن ہے کہ وہ

نعمتِ خلد اپنے صَدقے میں لُٹاتے جائیں گے

تشریح: اے دنیا کے گداگروں اور درِ رسول کے فقیروں! تمہیں معلوم ہے کہ آج محشر کا دن ہے جہاں آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کی دی ہوئی جنت کی تمام نعمتیں اپنے صدقے اور طفیل میں دل کھول کر لٹائیں گے۔

8۔خاک اُفتادو بس اُن کے آنے ہی کی دیر ہے

خود وہ گر کر سجدہ میں تم کو اُٹھاتے جائیں گے

تشریح: اے خاک میں ملے ہوئے عاجز اور گناہ گار لوگو! مایوس مت ہو، بس آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تشریف آوری کی دیر ہے۔ وہ بارگاہِ الٰہی میں امت کی بخشش کے لیے خود سجدے میں گر جائیں گے اور بلکہ ہم جیسے گرے ہوؤں کو اٹھا کر بخشوا نہیں لیں گے، سجدے سے سر نہیں اٹھائیں گے۔

9۔وُسعتیں دی ہیں خدا نے دامنِ محبوب کو

جرم کھلتے جائیں گے اور وہ چھپاتے جائیں گے

تشریح: اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کے دامنِ کرم کو بے پناہ وسعت اور پھیلاؤ عطا کیا ہے۔ محشر کی عدالت میں جیسے جیسے ہمارے نامۂ اعمال سے گناہ اور جرم ظاہر ہوتے جائیں گے، آقا ﷺ اپنے دامنِ رحمت میں انہیں چھپاتے چلے جائیں گے۔

10۔ لو وہ آئے مسکراتے ہم اسیروں کی طرف

خرمنِ عِصیاں پر اب بجلی گراتے جائیں گے

تشریح: دیکھو! وہ گناہوں کے دلدل میں قید ہم جیسے اسیروں (قیدیوں) کی طرف مسکراتے ہوئے تشریف لا رہے ہیں۔ اب ان کی آمد ہمارے گناہوں کے ڈھیر (خرمنِ عصیاں) پر بجلی بن کر گرے گی، یعنی گناہ مٹ جائیں گے اور نیکیاں باقی رہ جائیں گی۔

11۔ آنکھ کھولو غمزدو دیکھو وہ گریاں آئے ہیں

لوحِ دل سے نقشِ غم کو اب مٹاتے جائیں گے

تشریح: اے غم کے مارے ہوؤں! ذرا آنکھیں کھول کر دیکھو، وہ امت کے غم میں رونے والے آقا ﷺ تشریف لے آئے ہیں۔ اب وہ ہمارے دلوں سے خوف اور غم کا ہر ایک نقش ہمیشہ کے لیے مٹا دیں گے۔

12۔ سوختہ جانوں پہ وہ پُر جوش رحمت آئے ہیں

آبِ کوثر سے لگی دِل کی بجھاتے جائیں گے

تشریح: جن کی جانیں محشر کی گرمی سے جھلس چکی ہیں (سوختہ جانوں)، ان کے لیے سراپا رحمت مصطفیٰ ﷺ جوش کے ساتھ تشریف لائے ہیں اور وہ حوضِ کوثر کے ٹھنڈے پانی سے ہوؤں کے دلوں کی پیاس بجھاتے جائیں گے۔

13۔ آفتاب اُن کا ہی چمکے گا جب اوروں کے چراغ

صرصرِ جوشِ بلا سے جِھلملاتے جائیں گے

تشریح: جب محشر کی ہولناکی اور مصیبت کی تیز ہوا (صرصر) چلے گی اور بڑے بڑوں کے چراغ جھلملا کر بجھ رہے ہوں گے، اس وقت بھی صرف اور صرف میرے آقا ﷺ کی عظمت اور شفاعت کا آفتاب پوری آب و تاب کے ساتھ چمک رہا ہو گا۔

14۔ پائے کُوباں پُل سے گزریں گے تِری آواز پر

رَبِّ سَلِّمْ کی صَدا پر وَجد لاتے جائیں گے

تشریح: جب امتیں پل صراط سے گزر رہے ہوں گے، تو آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کے لیے تڑپ اور "رَبِّ سَلِّم"[14] (اے رب! انہیں سلامتی سے گزار دے) کی آواز سن کر امتی خوشی سے جھومتے اور وجد کرتے ہوئے آسانی سے پل صراط پار کر جائیں گے۔

15۔ سرورِ دیں لیجے اپنے ناتوانوں کی خبر

نفس و شیطاں سیّدا کب تک دباتے جائیں گے

تشریح: یہاں اعلیٰ حضرت استغاثہ پیش کرتے ہیں کہ اے دین کے مالک و سرور! اپنے ان کمزور اور ناتوان امتیوں کی خبر لیجیے۔ یہ نفس اور شیطان ہمیں آخر کب تک گمراہی کے دلدل میں دباتے رہیں گے؟ اب آپ ہی ہماری دستگیری فرمائیے۔

16۔ حشر تک ڈالیں گے ہم پیدائشِ مولیٰ کی دُھوم

مثلِ فارس نجد کے قلعے گراتے جائیں گے

تشریح: ہم دنیا میں صبحِ قیامت تک اپنے مولیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت (میلاد) کی دھوم مچاتے رہیں گے، اور جس طرح اسلام کی آمد پر فارس (ایران) کے کفر کے محل گر گئے تھے، اسی طرح ہم اپنے عشق کی طاقت سے بدعتیوں اور گستاخوں کے نظریاتی قلعے گراتے جائیں گے۔

17۔ خاک ہو جائیں عدو جل کر مگر ہم تو رضاؔ

دَم میں جب تک دَم ہے ذِکر اُن کا سُناتے جائیں گے

تشریح: مقطع میں اعلیٰ حضرت اپنے پختہ عزم کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دشمن (عدو) چاہے حسد کی آگ میں جل کر خاک ہو جائیں، ہمیں ان کی کوئی پروا نہیں ہے۔ اے رضا! جب تک ہمارے جسم میں آخری سانس باقی ہے، ہم اپنے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعتیں اور ان کا ذکرِ خیر دنیا کو سناتے ہی جائیں گے۔